از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 اپریل، 1995

میسرز اینجل انسولیشنز

بنام

میسرز دیوی ایشمور انڈیا لمیٹڈ و دیگر

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: دفعات 16 سے 20-دائرہ اختیار-معاہدے میں واضح طور پر فریقین کی مداخلت-کنٹریکٹ ایکٹ دفعات 23، 28 سے متاثر نہیں-قانون کے خلاف معاہدے کے مترادف نہیں-تجارتی قانون اور عمل کے ذریعہ اجازت یافتہ فریقین کے درمیان اس طرح کے معاہدے۔

کنٹریکٹ ایکٹ 1872: دفعات 23، 28 -دائرہ اختیار-قرارداد میں واضح کیے گئے قرارداد کے فریقین کا ارادہ-دفعات 23، 28 سے متاثر نہیں ہوا-مرکنٹائل قانون اور پریکٹس کے ذریعہ اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے خلاف سب جج، دھنباد کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا تاکہ اس کے ذریعے انجام دیے گئے معاہدے کی بنیاد پر پہلے مدعاعلیہ سے واجب الادا کچھ رقوم کی وصولی کی جا سکے۔ مدعاعلیہ نے معاہدے کی شق (21) پر انحصار کرتے ہوئے عدالت کے دائرہ اختیار کے حوالے سے اعتراض اٹھایا جس میں کہا گیا تھا کہ معاہدہ بنگلور عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار سے مشروط

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے۔ٹرائل کورٹ نے شکایت کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کر دیا۔اپیل کنندہ نے ایک نظر ثانی کو ترجیح دی جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ چونکہ دفعہ 20 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائرہ اختیار کے مطابق دھنباد میں بنائے نالش ایک حصہ سب جج، دھنباد کے پاس ہے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. عام طور پر اس عدالت کا بھی دائرہ اختیار ہو گا جہاں مکمل یا جزوی طور پر بنائے نالش پیدا ہوتا ہے۔لیکن یہ فریقین کے درمیان معاہدے کی قیود سے مشروط ہو گا۔فوری معاملے میں، متعلقہ شق کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے جاری کردہ ورک آرڈر ریاست کرناٹک کے بنگلور میں واقع عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار سے مشروط ہو گا۔اس لیے کوئی بھی قانونی کارروائی صرف بنگلور عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں مجاز دائرہ اختیار کی عدالت میں شروع کی جائے گی۔

1.2. جہاں دو یا دو سے زیادہ مجاز عدالتیں ہو سکتی ہیں جو بنائے نالش کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مقدمے کی سماعت کر سکتی ہیں، اگر معاہدے کے فریقین اس تنازعہ کی سماعت کے لیے ایسی کسی عدالت میں دائرہ اختیار دینے پر راضی ہو جاتے ہیں جو ان کے درمیان پیدا ہو سکتا ہے، تو قرارداد درست ہو گا۔اگر ایسا معاہدہ واضح، غیر واضح اور واضح ہے اور مبہم نہیں ہے، تو اسے کنٹریکٹ ایکٹ دفعات 23 اور 28 سے متاثر نہیں کیا جاتا ہے۔اسے قانون کے خلاف معاہدہ کرنے والی جماعتوں کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔تجارتی قانون اور عمل اس طرح کے معاہدوں کی اجازت دیتے ہیں۔

1.3. معاہدے کی شق (21) غیر واضح اور واضح ہے اور فریقین نے کرناٹک عدالت عالیہ کی علاقائی حد کے اندر واقع عدالت کا دائرہ اختیار حاصل کرنے پر اتفاق کیا ہے، ریاست بہار میں ماتحت جج، دھنباد کی عدالت کو اپیل کنندہ کے ذریعے رکھے گئے مقدمے پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔لہذا، عدالت عالیہ نے مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے شکایت کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے واپس کر دیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اے بی سی لیمینارٹ پرائیویٹ لمیٹڈ اور ایک اور بنام اے پی ایجنسیاں سلیم، [1989] 2 ایس سی سی 163، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5185، سال 1995۔

سی آر نمبر 20، سال 1984 (آر) میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 17.8.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس این مشرا، ڈی پی مکھرجی اور سنجے کمار گھوش۔

پی آر سیتارامن، ایڈو. (این پی) جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ نے پہلے مدعاعلیہ سے واجب الادا کچھ رقوم کی وصولی کے لیے ماتحت جج، دھنباد کی عدالت میں کارروائی شروع کی تھی۔ اپیل کنندہ نے پہلے مدعا علیہ کے ذریعے انجام دیے گئے معاہدے پر مقدمہ دائر کیا۔ رقوم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کرنے پر، جواب دہندگان نے عدالت کے دائرہ اختیار کے حوالے سے اعتراض اٹھایا اور معاہدے کی شق (21) پر انحصار کیا۔ ٹرائل کورٹ نے یکم ستمبر 1983 کے اپنے حکم کے ذریعے مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے شکایت واپس کر دی۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے اس معاملے کو نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ میں پیش کیا۔ عدالت عالیہ نے 17 اگست 1987 کے سی آر نمبر 84/20 میں دیے گئے متنازعہ حکم میں ٹرائل کورٹ کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا اور نظر ثانی کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی بنیادی دلیل ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 20 یہ فراہم کرتی ہے کہ جہاں جزوی طور پر ایک عدالت کے علاقائی اختیارِ سماعت میں یا جزوی طور پر دوسری عدالت میں بنائے نالش پیدا ہوا تھا، تو فریقین کے لیے عدالت میں دادرسائی کا فائدہ اٹھانا کھلا ہوگا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جہاں بنائے نالش پیدا ہوا تھا۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے دعوی کیا کہ معاہدہ ماتحت جج، دھنباد کی عدالت کے دائرہ اختیار میں کیا گیا اور اس پر عمل درآمد کیا گیا۔ لہذا، دفعہ 20 کی وضاحت پر عمل کرتے ہوئے، یہ سمجھا جانا چاہیے کہ بنائے نالش عدالت ماتحت جج، دھنباد کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں پیدا ہوا تھا۔

عام طور پر عدالت کے دائرہ اختیار کی درخواست پر مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات 16 سے 20 کے مطابق غور کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 20 میں کہا گیا ہے کہ کچھ حدود کے تابع، ہر مقدمہ اس عدالت میں دائر کیا جائے گا جس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں-(a) مدعا علیہ، یا ہر مدعا علیہ جہاں ایک سے زیادہ ہیں، مقدمہ شروع ہونے کے وقت، حقیقت میں اور رضاکارانہ طور پر رہتا ہے، یا کاروبار کرتا ہے، یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے؛ یا مدعا علیہان میں سے کوئی بھی، جہاں ایک سے زیادہ ہیں، مقدمہ شروع ہونے کے وقت، حقیقت میں اور رضاکارانہ طور پر رہتا ہے یا کاروبار پر چلتا ہے یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے، بشرطیکہ ایسی صورت میں یا تو عدالت کی اجازت دی جائے، یا مدعا علیہان جو رہائش پذیر نہیں ہیں۔ یا کاروبار جاری رکھیں، یا ذاتی طور پر منافع کے لیے کام کریں۔

لہذا، عام طور پر اس عدالت کے پاس بھی دائرہ اختیار ہو گا جہاں بنائے نالش، مکمل طور پر یا جزوی طور پر پیدا ہوتا ہے، لیکن یہ فریقین کے درمیان معاہدے کی قیود سے مشروط ہو گا۔ اس معاملے میں شق (21) اس طرح پڑھتی ہے:

"یہ ورک آرڈر ریاست کرناٹک کے بنگلور میں واقع عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے تابع جاری کیا جاتا ہے۔ اس لیے کوئی بھی قانونی کارروائی صرف مذکورہ عدالت کے دائرہ اختیار میں آئے گی۔"

اس شق کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے جاری کردہ ورک آرڈر ریاست کرناٹک کے بنگلور میں واقع عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار سے مشروط ہو گا۔ اس لیے کوئی بھی قانونی کارروائی صرف بنگلور عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں مجاز دائرہ اختیار کی عدالت میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شروع کی جائے گی۔ اس عدالت نے اے بی سی لیمینارٹ پرائیویٹ لمیٹڈ اور ایک اور بنام اے پی ایجنسیاں، سیلم، [1989] 2 ایس سی سی 163 میں اس تنازعہ پر غور کیا ہے۔ اس موضوع پر پورے مقدمے کے قانون پر غور کرتے ہوئے، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی قانونی حیثیت کا تعین عام ٹریبونل کے ذریعے کرے، سوائے اس کے کہ معاہدہ کے تابع ہو (a) جب کوئی ثالثی شق ہو جو قانون کے تحت درست اور پابند ہو، اور (b) جب معاہدے کے فریقین اس دائرہ اختیار کے بارے میں متفق ہوں کہ معاہدے کے سلسلے میں تنازعہ کس دائرہ اختیار کے تابع ہو گا۔ یہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 28 سے واضح ہے۔ لیکن کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت پبلک پالیسی کے خلاف ہونے کی وجہ سے عدالت کے دائرہ اختیار کو مکمل طور پر ختم کرنے کا قرارداد غیر قانونی اور کالعدم ہو گا۔ ہمیں اس معاملے میں درخواست کردہ معاہدے کی شق (21) کے جواز میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی ہے۔ دوسری طرف، اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ جہاں دو یا دو سے زیادہ مجاز عدالتیں ہو سکتی ہیں جو اس کے ساتھ پیدا ہونے والی بنائے نالش کے نتیجے میں کسی مقدمے کی سماعت کر سکتی ہیں، اگر معاہدے کے فریقین اس تنازعہ کی سماعت کے لیے ایسی کسی عدالت میں دائرہ اختیار دینے پر راضی ہو جاتے ہیں جو ان کے درمیان پیدا ہو سکتا ہے، تو قرارداد درست ہو گا۔ اگر ایسا معاہدہ واضح، غیر مبہم اور صریح ہو اور مبہم نہ ہو، تو اسے کنٹریکٹ ایکٹ دفعات 23 اور 28 سے متاثر نہیں کیا جاتا ہے۔ اسے قانون کے خلاف رابطہ کرنے والی جماعتوں کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ تجارتی قانون اور عمل اس طرح کے معاہدوں کی اجازت دیتے ہیں۔

قانون کے اس نظریہ میں اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ قرارداد جس کے تحت شق (21) کو ایسی ہی ایک شق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، فریقین معاہدے کے پابند ہیں۔ معاہدے کو کالعدم قرار دینے اور کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 23 کی مخالفت کرنے کی استدعا نہیں کی گئی تھی۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے، شق (21) غیر واضح اور واضح ہے اور اس لیے فریقین نے کرناٹک عدالت عالیہ کی علاقائی حد کے اندر واقع عدالت کا دائرہ اختیار حاصل کرنے پر اتفاق کیا ہے، ماتحت جج کی عدالت، ریاست بہار میں دھنباد کو اپیل گزار کے ذریعے دائر مقدمے کی سماعت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے، عدالت عالیہ نے مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے شکایت واپس کر دی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document